سوسائٹی" کے منادوں نے جنوبی سوڈان کے بعض مظاہر پرستوں کو حلقۂ مسیحیت میں شامل کر لیا تھا۔

۱۸۹۸ء میں اُم درمان کے مقام پر برطانوی فوجوں نے مہدوی فوج کو شکست دی تھی۔ اِس کے بعد بھی مہدی کے پیروکار جگہ جگہ مزاحمت کرتے رہے، مگر اس میں پہلی جیسی قوت نہ تھی۔ مہدوی فوج کی شکست کے ایک سال بعد چرچ مشنری سوسائٹی کا مناد ینزی گوائن بائبل لیے سوڈان پہنچا تھا۔ دُنیا کے بعض دوسرے خطوں کی طرح یہاں بھی مسیحیت کی اشاعت میں ابتداً احتیاط برتی گئی، تاکہ کہیں مقامی آبادی بغاوت پر آمادہ نہ ہو جائے، مگر سیاسی طور پر گرفت مضبوط کر لینے کے بعد نہ صرف نئے حکمرانوں نے مسیحیت کی اشاعت پر سے پابندیاں ہٹا دیں، بلکہ اپنی ذاتی حیثیت میں مسیحی مناددوں کے دست و بازو بن گئے۔ ۱۹۴۵ء تک جنوبی سوڈان میں اتنی تعداد میں اینگلیکن مسیحی تھے کہ "سوڈان ڈایوسیس" کو "سوڈان - مصر ڈایوسیس" سے الگ کر دیا گیا تھا۔

ایشیا

بنگلہ دیش: "امن اور یک جہتی سب کے لیے"

سالِ رواں کے آغاز میں بنگلہ - جرمن فاؤنڈیشن کے جذبۂ خیر سگالی اور "انجمن برائے امن و ترقی" کے انتظام کے تحت سنتوش اسلامی یونیورسٹی - تنگیل میں "دُنیائے واحد کیمپ ۱۹۹۵ء" منعقد ہوا۔ اس کیمپ میں "مکتبہ عناویم پاکستان" کے جناب سلویسٹر گوہر نے شرکت کی۔ اُن کی رپورٹ کے مطابق کیمپ کے اختتام پر "امن اور یک جہتی سب کے لیے" کے زیرِ عنوان حسبِ ذیل اعلامیہ جاری کیا گیا تھا۔ واضح رہے کہ سنتوش اسلامی یونیورسٹی کے کرتا دھرتا معروف سیاسی رہنما عبدالحمید خان بھاشانی تھے۔

دُنیا کے ہم آٹھ ممالک (ارجنٹائن، بنگلہ دیش، پاکستان، جرمنی، جنوبی کوریا، فلپائن، نیپال اور نیدرلینڈز) [کے مندوب] ۲۱ جنوری سے ۷ فروری ۱۹۹۵ء تک سنتوش اسلامی یونیورسٹی تنگیل (بنگلہ دیش) میں اِس لیے باہم مل بیٹھے ہیں کہ دُنیا کے بارے میں ایک دوسرے کے خیالات سے آگاہی حاصل کریں۔ اگرچہ دُنیا کے مختلف ملکوں سے تعلق رکھنے کے باعث ہماری ثقافتی قدریں، روایات، مذاہب، عقائد اور پس منظر ایک دوسرے سے مختلف ہیں، تاہم یہاں دیہاتی منظر میں دُعا، کام کاج، کھیل کود اور اجتماعی مطالعے کے عمل سے ہم نے دوستی اور محبت کے جذبے کے ساتھ عالمی برادری کے طور پر رہنا سیکھا ہے۔ ہم نے محسوس کیا ہے کہ قدرتی اختلافات کے باوجود "دُنیائے واحد" بنا لینا

حقیقتاً ممکن ہے۔ آج کی دُنیا تشدّد، جنگوں، ناانصافیوں، غربت، لاتعلقی، نفرت اور ہوا و ہوس کے باعث بٹی ہوئی اور غم و اندوہ سے بھری ہوئی ہے۔ یہ ساری تلخ حقیقتیں انسانیت کی پیدا کردہ ہیں اور صرف انسانیت ہی انہیں بدل سکتی ہے۔ اس سب کچھ کا احساس کرتے ہوئے ہم "دُنیائے واحد کیمپ" سے نئے جذبے، قوت اور پُرامن دُنیا کی امید رکھتے ہوئے ایک سفر کا آغاز کرتے ہیں۔ پس آج کے بعد ہم "دُنیائے واحد" کا تصوّر عام کرتے ہوئے امن، انصاف اور اتحاد پیدا کرنے کے لیے کوشاں رہیں گے۔ اس مقصد کے حصول کے لیے ہم انفرادی اور اجتماعی طور پر حسبِ ذیل باتوں کے لیے وقف رہیں گے۔

۱۔ مثبت ذاتی تبدیلی اور قلبِ ماہیّت

۲۔ اختلافات کو، جو ہمارے درمیان موجود ہیں، تسلیم کرتے اور اُنہیں پوری اہمیت دیتے ہوئے رنگارنگی میں اتحاد کا فروغ

۳۔ پُرامن اور غیر متشدّدانہ ذرائع مثلاً مسلسل مکالمے، کھلے عام رابطے، باہمی تعاون اور افہام و تفہیم کے ذریعے امن وانصاف کا حصول

۴۔ دیرپا اور واقعی ترقی کے لیے تمام لوگوں کے حقوق کا احترام

۵۔ قدرتی ماحول سے ہم آہنگ زندگی، قدرتی ماحول کا مزید خراب ہونے سے بچاؤ، تاکہ آئندہ نسلوں کا مستقبل محفوظ رہ سکے۔

۶۔ تمام حکومتوں اور قوموں کو اس طرف توجہ دلانا کہ ہر قوم کے جادۂ ترقی کا احترام کیا جائے۔ ایک قوم سے دوسری قوم اور ایک فرد سے دوسرے فرد کی سطح پر غریب اور امیر کے درمیان خلیج کم کی جائے اور ایک قوم کے تمام افراد کو آگے بڑھنے کے یکساں مواقع فراہم ہوں۔

۷۔ دُنیا کے ایک ہونے کا پیغام، اُن تمام لوگوں اور تنظیموں کو دینا جن سے ہمیں روزمرّہ زندگی میں واسطہ پڑتا ہے۔

پاکستان: کاتھولک صحافیوں کی بین الاقوامی کانگرس اور پاکستانی وفد کی کارکردگی

"بین الاقوامی کاتھولک یونین آف پریس" کی عالمی کانگرس تین سال کے وقفے سے منعقد ہوتی ہے۔ یونین کی ۱۷ویں کانگرس ۹ ستمبر کو شروع ہو کر ۱۸ ستمبر کو آسٹریا کے خوبصورت شہر گازار میں ختم ہوئی۔ اس کانگرس میں ۱۰۳ ملکوں کے سات سو سے زائد مندوبین اور ذرائع ابلاغ کے ماہرین نے شرکت کی۔ پاکستان سے دس افراد کا ایک گروپ شریک ہوا جس میں پندرہ روزہ "کاتھولک نقیب" کے